کشف المعارف

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات شریف کے مضامین کی عنوان وار ترتیب

مرتبہ

عنایت عارف

معاون

محمد علی عارف

کشف المعارف

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات شریف کے مضامین کی عنوان وار ترتیب

مرتبہ

عنایت عارف

معاون

محمد علی عارف

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
اُردو بازار لاہور

بار اول جون 2002ء

محمد فیصل نے
تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت -/250 روپے

بظاہر علوم شرعیہ کے مخالف ہو تو دیکھنا چاہیے کہ اس کا کہنے والا کون ہے؟ اگر ملحد و زندیق ہو تو اس کو رد کرنا چاہیے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہ کرنا چاہیے۔ اگر اس کلمے کا کہنے والا مسلمان ہو۔ خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہو تو اس کی اصلاح میں کوشش کرنا چاہیے اور اس کے واسطے محمل صحیح پیدا کرنا چاہیے یا اس کے کہنے والے سے اس کا حل طلب کرنا چاہیے اگر اس کے حل کرنے میں عاجز ہو تو اس کو نصیحت کرنا چاہیے اور نرمی کے ساتھ امر معروف اور نہی منکر کرنا چاہیے کیونکہ اجازت وقبولیت کے نزدیک ہے۔

حقیقت محمدی حصہ دوم ۔ (مکتوب ۱۲۷ دفتر سوم) (اس کا ایک حصہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس سے تسلسل قائم کریں) حقیقت محمدی جو ظہور اصل اور حقیقت الحقائق ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حقائق کیا انبیاء کرام کے حقائق اور کیا ملائکہ سب اس کے اظلال کی مانند ہیں اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا"

اور فرمایا کہ "میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے" پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت ﷺ کے واسطے کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا جس طرح آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کے ہر فرد سے افضل ہیں اسی طرح کل ہونے کی حیثیت سے کل سے افضل ہیں اس لیے کہ اصل کو اپنے ظل پر فضیلت ہے۔

انبیاء سے فضیلت ۔ (مکتوب ۱۲۲ دفتر سوم) اگر امتوں میں سے کوئی فرد اپنے پیغمبر کی طفیل و تبعیت کے باعث بعض پیغمبروں سے اوپر چلا جائے تو خادمیت اور تبعیت کے طور پر ہوگا کیونکہ معلوم ہے خادم اور طفیلی بروقت طفیلی ہے۔ جو کچھ آخر کار مراتب ظلال کے طے کرنے کے بعد اس فقیر پر منکشف ہوا ہے یہ ہے کہ حقیقت محمدی جو حقیقت الحقائق ہے اس حب کا تعین اور ظہور ہے جو ظہورات کا مبداء اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے "میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا۔"

اور اول وہ چیز جو اس پوشیدہ خزانے سے میدان ظہور میں آئی یہی حب ہے جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے۔۔۔ اگرچہ حب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا اور عالم عدم میں راسخ اور مستمر رہتا۔ حدیث میں ہے "اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا" باریک نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس تعین کا مرکز حب ہے جو حقیقت محمدی ہے اور اس کا محیط (جو صورت مثال میں دائرہ کی طرح ہے اور اس مرکز کے ظل کی مانند ہے) خلت ہے جس کو حقیقت ابراہیمی کہتے ہیں پس جب اصل ہے اور خلت اس کے ظل